

مکرمی

مارچ کے الرحیم کے مطالعہ کے بعد میں یہ لکھنے پر مجبور ہوں کہ ایک مضمون نبوت کے
سوا کوئی مضمون بھی جامع اور سیر حاصل نہیں۔ ان معاین کو ایک سرسری مطالعہ یا سطحی تعارف
کہا جاسکتا ہے۔ ان کے مطالعہ سے قاری کا متحس ذہن تسکین نہیں پاتا۔ بلکہ ایک طرح کی
تشنگی اور خلیجان محسوس کرتا ہے۔

وارث سرہندی
کنجہرہ، ضلع بیکانیر

مکرمی

اپریل کے الرحیم میں ”الاسلام دین الاشتراکیہ“ مضمون پڑھا۔ سوشلزم یعنی اشتراکیت
اب ایک مذہب کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ بے شک اس کے بھی بہتر فرقے ہوں گے آپ
نے عرب سوشلزم کا ذکر کیا۔ اب برمی سوشلزم کا ظہور ہوا ہے۔ ہمارے ہاں ایک زلزلے سے
اسلامی سوشلزم کا نعرہ تو گونج ہی رہا ہے۔

میں مانتا ہوں کہ ناموں اور اصطلاحوں سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔ ادب
بھی کرتے ہیں، آخر ناموں کے سیر پھیسے ہوتا ہی کیا ہے۔ مگر اصل حقیقت یہ ہے اور آپ
بھی اس سے واقف ہوں گے کہ سوشلزم سے مراد پیداوار دولت کے مسائل پر انفرادی کا نہیں
بلکہ مجموعی قوم کا جسے آپ حکومت کہہ لیں، تصرف ہے۔ ایک معاشی نظام میں، جس حد تک
تک یہ قومی تصرف پایا جائے گا، اسی حد تک ہم اس کے سوشلسٹ ہونے کا حکم لگا سکتے ہیں۔
باقی ناموں سے کیا ہوتا ہے۔ آپ کسی نظام کو عرب سوشلزم کہیں یا یوگوسلاوی سوشلزم یا چین
نور ہمارے ہمایہ ملک کی کانگریس کا سوشلزم۔ براہ کرم چھلکانہ دیکھئے، بلکہ اس کے اندر جو گودا
دنا ہے، اس پر نگاہ رکھئے۔

عنایت حسین - ایٹ گارڈن۔ کراچی